13۔ ایک وصیّت کی تعمیل

ولادات: ۱۸۸۳ء

وفات: ۱۹۴۷ء

فرحت اللہ بیگ

www.ilmkidunya.com

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
آگے ناتھ نہ پیچھے پگا	جس کے آگے پیچھے کوئی نہ ہو	شاکی	شکایت کرنے والے
اڑواڑ	ٹیک جو دیوار کو گرنے سے بچاتی ہے	طبع رسا	بات کو جلد سمجھنے والا، عقلمند
اطلس	ریشم	عنابی	تیز سرخ رنگ
برقی رو	بجلی کی لہر	غل غپاڑا	شور شرابا
پھبتی	مذاق اڑانا	غیر مطبوعہ کلام	وہ کلام جو چھپا نہ ہو
بے نقط سنانا	گالیاں دینا	کرنجی	نیلی
تیر قضا	موت	کم یاب	کم کم ملنے والا
چاندی	دری	کھتے	گڑھا
خشک سالی	قحط، مصیبت	گڈی	بنڈل
چوہا چکٹ	میلے	مٹھی بند ہونا	کنجوس

www.ilmkidunya.com

خُدا شکر خورے کو شکر دیتا ہے	اللہ تعالیٰ ہر جاندار کو اس کا رزق پہنچاتا ہے۔	منڈوا	جلسہ گاہ
دارالترجمہ	وہ دفتر جہاں ترجمے کا کام کیا جائے	نایاب	نہ ملنے والا
دل تنگ ہونا	کنجوس ہونا	نگاہ وسیع ہونا	تجربہ حاصل ہونا
ڈھنڈار	ویران	نگینہ	ایک قیمتی پتھر
رکاکت	ناتراشیدہ	یورش	حملہ
زخم ہرے ہونا	دکھ تازہ ہونا	زُود فہمی	بات کو جلد سمجھنے والا، ہوشیار

سوال نمبر ا۔ درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) مولوی صاحب اور فرحت اللہ بیگ کی ملاقات کب اور کیسے ہوئی ؟

جواب: مولوی وحید الدین سلیم اور فرحت اللہ بیگ کی ملاقات حیدر آباد ریلوے سٹیشن پر ہوئی کیوں کہ مولوی عبدالحق نے ان دونوں حضرات کو جلسے میں شریک ہونے کے لیے اورنگ آباد آنے کی دعوت دی تھی۔ وہ اسٹیشن

www.ilmkidunya.com

کے پلیٹ فارم پر کھڑے تھے کہ ایک صحت مند بڑی توند والا شخص اس سے لپٹ گیا فرحت اللہ بیگ حیران تھا کہ یہ شخص کون ہے۔ اور اتنے تپاک سے کیوں مل رہا ہے۔ بعد میں اس نے اپنا تعارف کرایا۔ وہ مولوی وحید الدین تھے۔ جو فرحت اللہ بیگ کی تحریروں کے شیدائی تھے۔ یہ ان دونوں کی پہلی ملاقات تھی۔

(ب) مولوی صاحب کا حلیہ اپنے الفاظ میں بیان کریں؟

جواب: مولوی وحید الدین سلیم درمیانہ قد کے انسان تھے۔ آنکھیں بھوری جب کہ داڑھی سفید تھی، اس پر شرعی پاجامہ پہنے، سر پر سرخ رنگ کی ٹوپی اور جراب کے ساتھ پاوں میں انگریزی جوتے پہنے ہوے تھے۔ فرحت اللہ بیگ نے ان کی پوری تصویر کھینچ کر سامنے رکھ دی ہے۔

(ج) فرحت نے مولوی صاحب کے مزاج کے بارے میں کن خیالات کا اظہار کیا؟

جواب: مولوی صاحب کے میزاج میں ظرافت کا مادہ بہت زیادہ تھا۔ وہ ہنسی مذاق کے دوران یہ خیال بالکل نہیں کرتے تھے کہ ان کی مذاق کا دوسرے پر کیا اثر ہوگا۔ فرحت اللہ کے خیال میں مولوی صاحب شگفتہ تبعیت کے مالک تھے۔ کسی کی خوبی بیان کرتے تو زمین آسمان کے قلابے ملا دیتے اور خامیاں بیان کرتے تو آتے تو تضحیک کی حد تک

آگے بڑھ جاتے۔ جب وہ مجمع عام میں تقریر کرتے تو معلوم ہوتا کہ شیر گرج رہا ہے۔ لفظوں کی نشست، الفاظ کے اتار چڑھاو، زبان کی روانی میں وہ اپنی مثال آپ تھے۔

(د) حیدر آباد کالج کے سالانہ جلسے میں کیا غلط فہمی پیدا ہوئی؟

جواب: فرحت اللہ بیگ نے "دہلی کا یادگار مشاعرہ" کے نام سے کتاب لکھی تھی۔ مولوی عبدالحق اورنگ آباد کالج میں اسی یادگار مشاعرے کو پیش کرنا چاہتے تھے۔ طلباء نے مختلف شعراء کے روپ اختیار کیے تھے۔ مشارے میں تھوڑی سی دیر تھی۔ مشاعرہ شروع ہونے سے پہلے مرزا فرحت اللہ نے لوگوں کو مصروف رکھنے کی غرض سے تقریر شروع کی۔ انھوں نے مولوی کریم الدین کی پانی پت سے دلی آنے اور مفلسی کا تذکرہ کیا جس میں اتفاقی طور پر ان کے ہاتھ کا اشارہ مولوی وحید سلیم کی جانب ہوا، چونکہ مولوی وحید الدین بھی پانی پت سے تعلق رکھتے تھے اس لیے ناموں، مفلسی اور کاروبار میں مشابہت سے جلسے میں موجود لوگ سمجھے کہ شاہد مولوی کریم الدین ہی مولوی وحید الدین سلیم کے والد تھے اور لوگوں نے مولوی صاحب سے بار بار اس سے متعلق سوالات بھی کیے۔ اس پر مولوی صاحب ناراض ہوگئے لیکن بعد میں مرزا فرحت اللہ نے انھیں بتایا کہ یہ ایک غلط فہمی تھی۔

(ہ) مولوی صاحب اپنی کفایت شعاری کے بارے میں کیا عذر پیش کیا کرتے تھے؟

جواب: اپنی کفایت شعاری کے بارے میں وہ یہ عذر پیش کرتے تھے کہ انھوں نے تنگ دستی کا دور دیکھا ہے اور میری آنکھیں کھل گیں ہیں۔ معلوم نہیں میری ملازمت کب تک رہے گی۔ ملازمت جاتی رہی تو گزارا کیسے کروں گا۔ چونکہ مولوی صاحب نے زندگی میں بہت سختیاں جھیلیں تھیں اور انھوں نے غربت میں زندگی تھی، اگرچہ وہ اب ہزاروں کماتے تھے، لیکن نوکری سے نکال دیے جانے کے خدشے سے روپے پیسے سنبھال کر رکھتے اور خشک سالی کے ڈر سے اناج بھی جمع کر کے رکھتے تھے اور عذر یہ پیش کرتے تھے کہ آنے والے وقت کا کچھ پتہ نہیں چلتا اس لیے جمع پونجی رکھنا بہت ضروری ہے۔

(د) مولوی صاحب کی کسی نہ کسی سے بگڑتی اس جملے کی وضاحت کریں؟

جواب: مولوی صاحب میں ظرافت کا مادہ بہت زیادہ تھا۔ جب کہنے پر آتے تو یہ خیال نہ کرتے تھے کہ کیا کہہ رہے ہیں۔ مرزا فرحت اللہ بیگ کے مطابق مولوی صاحب کسی کے خلاف بات کرتے تو اس میں بہت آگے نکل جاتے۔ وہ یہ دیکھتے کہ وہ کس موقع پر بول رہے ہیں اور کس کے سامنے بول رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے مولوی صاحب کی کسی نہ کسی سے بگڑتی جاتی یعنی تعلقات خراب ہو جاتے۔

www.ilmkidunya.com

(ز) مولوی صاحب نے اصطلاحات وضع کرنے کے لیے کن اصولوں کا سہارا لیا؟

جواب: مولوی وحید الدین سلیم کو اصطلاب وضع کرنے کا خاص ملکہ تھا۔ ان کے دماغ میں ایسے ایسے الفاظ آجاتے تھے کہ انسان حیران رہ جاتا تھا۔ اگر کسی نے اس اصطلاح کے بارے میں ثبوت مانگا تو مولوی صاحب فوراً کوئی شعر دیتے اور اسے کسی مشہور شاعر سے منسوب کر دیتے۔ مولوی صاحب اگرچہ انگریزی نہیں جانتے تھے مگر انگریزی اصطلاحات پر عبور حاصل تھا۔ وہ جانتے تھے کہ ٹکڑے، ان کا اصل اور معانی کیا ہیں

سوال نمبر ۲۔ درج ذیل جملوں کی وضاحت کریں۔

(الف) تیل ختم ہونے سے پہلے چراغ جھلملاتا، ٹمٹماتا، لو بیٹھتی شروع ہوتی اور آخر رفتہ رفتہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ اب چراغ کی جگہ زندگی بجلی کا لیمپ ہو گی ہے۔ ادھر بٹن دبایا، ادھر گھپ اندھیرا۔

جواب :اس جملے کا مطلب یہ ہے کہ پہلے زندگی کو چراغ سے تشبیہ دی جاتی تھی۔ تیل ختم ہونے کے بعد چراغ کی روشنی مدہم پڑ جاتی تھی۔ تیل ختم ہونے کے بعد چراغ کی روشنی مدہم پڑ جاتی پھر ٹمٹمانا شروع کر دیتی ہے پھر اس کی لو جلنی شروع ہوتی اس کے بعد چراغ بجھ جاتا تھا۔ اب چراغ کی جگہ بجلی نے لے لی ہے۔ بٹن دبایا اور گھپ

اندھیرا ہو گیا۔ مطلب یہ کہ اب لوگ اچانک مرتے ہیں اور مرنے میں عیر نہیں لگتی۔ یہی حال انسانی زندگی کا ہے۔ اس جملے میں مرزا فرحت اللہ بیگ کی مراد آج کل کی بے اعتبار زندگی سے ہے۔

(ب) مگر میری زبان کب رکتی ہے۔ میں نے کہا: ؛؛مولوی صاحب! گھبراتے کیوں ہیں، بسم اللہ کیجیے، مر جائیے، مضمون میں لکھ دوں گا،،

جواب: مولوی وحید الدین سلیم اور مرزا فرحت اللہ بیگ کی پہلے ملاقات حیدر آباد دکن کے ریلوے اسٹیشن پر ہوئی تھی۔ مولوی صاحب نے فرحت اللہ بیگ سے ملتے ہی کہا کہ مجھے مولوی نذیر احمد کی قسمت پر رشک آتا ہے ان کے مرنے کے بعد آپ نے ان کے شخصیت کے بارے میں بھی مضمون لکھا۔ مجھے کوئی ایسا شاگرد نہیں ملا جس سے مجھے یہ توقع ہو کہ وہ میرے بارے میں بھی مضمون لکھ دے گا۔ یہ سنا تو فرحت اللہ بیگ نے اسی وقت اسے کہا کہ مولوی صاحب فکر نہ کریں، آپ اسی وقت مر جائیں، آپ کے بارے میں مضمون میں لکھ دوں گا۔ مولوی صاحب کو یہ جملہ اتنا پسند آیا کہ دیر تک قہقہے لگا لگا کر اسے دہراتے رہے۔

(ج) مولوی اپنی تھی، کسی کا دینا نہیں آتا تھا، بے نقطسنا کر دل ٹھنڈا کر لیتے تھے۔

www.ilmkidunya.com

جواب: مولوی وحید الدین سلیم جب کسی نا اہل کو کسی بڑے عہدے پر دیکھتے تو آگ بگولہ ہو جاتے تھے۔ اور کہتے گدھا ہے ایک سطر بھی نہیں لکھ سکتا۔ خود بہت ٹھوکریں کھائی تھیں اس لیے دسروں کو آسانی سے بڑا عہدہ دیکھتے تو جل جاتے۔ زبان ان کی تھی کسی کا دینا نہیں تھا۔ با بھلا کہہ کر دل ٹھنڈا کر لیتے تھے۔ مرزا فرحت اللہ بیگ جب مولوی صاحب کے مزاج سے متعلق سے متعلق بات کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ زمانے کی سختیوں اور ٹھوکروں صاحب کو چڑچڑا بنادیا تھا۔

(د) خشک سالی کے اندیشے سے ارزانی کے زمانے میں گٹھے بھرنے کی فکر میں رہے۔

جواب: مولوی صاحب نے غربت کا زمانا دیکھا تھا۔ اس لیے بڑے محتاط تھے۔ بلکہ بلا کے کنجوس تھے۔ پسیہ جمع کر کے رکھتے تھے۔ خشک سالی کے اندیشے سے ارزانی کے زمانے میں غلہ ذخیرہ کرنے کی فکر میں رہے۔ مولوی صاحب پسیہ خرچ نہں جتنی ان کی نگاہ وسیع ہوئی، اتنا ہی ان کا دل تنگ ہوا۔

(ہ) جتنی ان کی نگاہ وسیع ہوئی، اتنا ہی ان کا دل تنگ ہوا۔

www.ilmkidunya.com

جواب :فرحت اللہ بیگ لکھتے ہیں کہ مولوی صاحب کے علم میں اضافہ ہو رہا تھا۔ ان قلم میں بہت روینی آگی تھی۔ ان کے خیال میں ایسے ایسے مضامین آجاتے تھے جو ان کے گہرے مطالعے اور وسیع تجربے کی عکاسی کرتے تھے لیکن ان کا کنجوس بن گے تھے کہ ماہانہ ہزار روپیہ کماتے تھے لیکن خرچ صفر کے برابر تھا۔

سوال نمبر ۳ :خالی جگہ مناسب الفاظ سے پر کریں:

(الف) صف سے آگے بڑھا اور تیر قضا کا شکار ہوا۔

(ب) ایک بڑے میاں بڑے بڑے ڈگ بھرتے میری طرف آرہے ہیں۔

(ج) ان کی زود فہمی کی سب تعریف کرتے تھے۔

(د) اہل کمال ہمیشہ آشفتہ حال رہے ہیں۔

(ہ) میں نے اس زمانے کی دلی کا نقشہ کھینچا۔

(و) خدا شکر خورے کو شکر دیتا ہے۔

سوال نمبر ۴۔ درج ذیل الفاظ کے سامنے لکھے گئے معنی کے مطابق اعراب لگائیں

www.ilmkidunya.com

جواب:

الفاظ کے اعراب بمطابق معنی	الفاظ کے اعراب بمطابق معنی
خَم (ٹیڑھا پن)	خُم (شراب کا مٹکا)
کَرَم (مہربانی)	کِرم (کیڑا)
کُل (تمام، میزان)	کَل (پرزہ، گزرا یا آنے والا دن)
مُحَقِّق (تحقیق کرنے والا)	مُحَقَّق (جس پر تحقیق کی گئی ہو)
مُنتَظِر (انتظار کرنے والا)	مُنتَظَر (جس کا انتظار کیا جائے)

www.ilmkidunya.com